امام احمد رضا اور اصلاح معاشرہ

از۔آبروئے فکر و قلم قمر اہل سنت خلیفہ حضور تاج الشریعہ

حضرت مولانا محمد قمر الزماں رضوی مصباحی مظفر پوری

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ کی عبقری شخصیت بزم علم و شعور اور انجمن عشق و عرفان میں محتاج تعارف نہیں ،ایک فقید المثال فقیہ عبقری محقق ،عظیم سائنسداں ، نابغہ عصر محدث ، بلند پایہ مصنف اور پرسوز مصلح کی حیثیت سے پورے عالم اسلام میں آپ کا غلغلہ بلند ہے۔خدائے پاک نے اپنے دین پاک کی حفاظت وصیانت ،شریعت وسنت کی اشاعت اور ملت بیضا کی نصرت وحمایت کے لئے روز ازل میں ہی آپ کا انتخاب فرمالیا تھا، مدارس سے لے کر خانقاہ تک اسلامی اقدار وروایات کی برکتیں اور ایمانی سوز و گداز کی لذتیں اسی مرد قلندر کی لطافت قلم ،طہارت فکر اور تجدیدی کارناموں کی رہین منت ہیں۔

چودہویں صدی ہجری میں احیائے دین ،احقاق حق ،ابطال باطل اور تحریک عشق مصطفی کے فروغ میں آپ کا بہت بڑا حصہ رہا ہے۔آپ نے حق کے چہرے سے غبار صاف کیا ،فکروں کے جالے دور کئے ، بیمار ذہنوں کا تعاقب کیا ،آپ کی نسیم آگہی اور شمیم فکر سے گلشن دین و دانش میں تازہ بہار آگئی ،عقیدے کی بنجر زمین پر صالح اعتقاد کے غنچے چٹکنے لگے ،محبت رسول کی کلیاں کھلنے لگیں ،حسن سیرت کے پھول مسکرانے لگے اور وہ قافلے جو بدعقیدگی و بے راہ روی کے صحرا میں بھٹک رہے تھے اس کا رخ گنبد خضریٰ کی طرف پھیر دیا۔

مقام حیرت ہے کہ جو لوگ علم و ادب سے تہی دامن ہیں وہ اس آفتاب علم و فضل سے آنکھیں ملانے کی بے جا جسارت کررہے ہیں اور معاشرے کی اصلاح میں جن کا کوئی حصہ نہیں وہ اس ماہتاب ادراک و کمال کی چاندنی میں نقص جوئی کا بھیانک کردار ادا کر رہے ہیں۔مگر اس دانائے راز کے نقش پا کی چمک ہمیں یہ احساس دلا رہی ہے کہ:

میں نور بن کے زمانے میں پھیل جاؤں گا
تم آفتاب میں کیڑے نکالتے رہنا

ہونا تو یہ تھا کہ ان کی خدمات دینی کو سراہتے، ان کے قلمی وعلمی فیضان کی خوشبوں سے اپنے ذہن وفکر کی حویلی کو معطر کرتے، ان کی بارگاہ عبقری میں نیاز مندی کے پھول لٹاتے اوران کی باوقار شخصیت کی تجلّی سے قلب ونگاہ کی وادی کو چمکاتے۔ کیا کج فکری کی اس سے زیادہ بھیانک بھی کوئی مثال ہوسکتی ہے کہ عمل کی تطہیر اور عشق نبی کی تفسیر میں جس کی حیات کا ہر لمحہ مصروف ہو، جس کے قلم کی سیاہی کا ہر قطرہ تحریک عشق رسالت کا پر جوش نمائندہ ہو، جس کے ذکر وفکر کا مرکز نبی کی دہلیز ہو، جس کے محراب محبت کا قبلہ گنبد خضریٰ ہو، جس کے دل پر شوق کی ہر دھڑکن چیزے نمی دانم اغثنی یارسول اللہ کی صدا لگا رہی ہو، جس نے بدعات کے تاج محل پر چھاپہ ماری کی ہو، قلم کی آوارگی پر پہرے بٹھائے ہوں، طاق حیات میں کعبہ محبت کو سجانے کا سلیقہ بخشا ہو، خرافات کی ظلمات میں قندیل ہدایت کی کرنیں بکھیری ہوں اور جس کی پوری زندگی باطل نظریات کی معرکہ آرائی میں سرگرم ہو ، آج اس پر یہ الزام کہ وہ بدعتی فرقے کا بانی تھا۔ مگر ہمارے حریف کی باتوں میں کتنی صداقت ہے اس کے لئے پروفیسر اختر الواسع جامعہ ملیہ اور ڈاکٹر خواجہ اکرام جواہر لال یونیورسٹی دہلی کی تحریریں ملاحظہ فرمائیں جنہوں نے بڑی دیانت کے ساتھ حقائق کے چہرے سے پردہ اٹھایا ہے۔ پروفیسر اختر الواسع جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی لکھتے ہیں:

اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے بارے میں ایک عام غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ ان کی وجہ سے برصغیر ہندو پاک میں بدعات کو فروغ حاصل ہوا اور دین میں ایسی نئی نئی باتیں پیدا ہوئیں جن سے شارع علیہ السلام کو دور کا بھی واسطہ نہیں رہا۔ لیکن جب ہم فاضل بریلوی کی تحریروں اور خاص طور پر ان کے فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ بدعات کو فروغ دینے کا الزام نہ صرف غلط ہے بلکہ سراسر ان سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ کھلے ذہن ودماغ کے ساتھ فاضل بریلوی کی تحریروں اور فتاویٰ کے مطالعہ سے جو تصویر ہمارے سامنے آتی ہے وہ ایک ایسے داعی اور دینی رہنما کی ہے جس نے اپنے زمانے میں شدت کے ساتھ اور باضابطہ طور پر بدعات وخرافات کے خلاف تحریک چلا رکھی تھی۔ (عالمی سہارا، اعلیٰ حضرت نمبر مارچ 2008)

ڈاکٹر خواجہ اکرام جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی رقم طراز ہیں:

امام احمد رضا کی سب سے بڑی دَین ،ملت اسلامیہ کے لئے یہ ہیکہ انہوں نے ان رسوم و رواج کو جو غیر ضروری طور پر اسلام کے ماننے والوں میں داخل ہو رہے تھے ان کی جانب نہ صرف اشارہ کیا بلکہ تحریری، تقریری اور عملی طور پر اس کے انسداد کی کوششیں کیں۔ان کی ان کوششوں کو لوگ معمولی بھی سمجھ سکتے ہیں مگر سچائی یہ ہیکہ اگر اس عہد میں یہ کوشش نہیں ہوتی تو اس قوم کو اپنی اصلاح کرنے اور صحیح راہ تلاش کرنے میں کئی صدیاں لگ جاتیں اور مادیت کے اس دور میں دین و ایمان کی تفہیم جوئے شیر لانے کے مصداق ہوتی۔(ماہنامہ جام نور،2010ص5)

یہ عصری جامعات کی وہ شخصیات ہیں جن کے قلم کی روشنائی عقیدت کی دہلیز پر سجدہ ریزی سے کافی حد تک گریز کرتی ہے اور جن کی فکروں کا سفر ہمیشہ حقیقت کی تلاش میں ہوتا ہے۔اب اگر دنیا صداقت سے محروم نہیں ہے تو بتائیے کہ شرک کی زہریلی فضا میں عظمت توحید کا علم بلند کرنا بدعت ہے؟توہین رسالت کے پر آشوب حالات میں محبت رسول کی قندیلیں فروزاں کرنا بدعت ہے؟تنقیص اولیا کے مسموم ماحول میں توقیر اولیاء کی خوشبو بکھیرنا بدعت ہے اور خرافات کے دبے انبار سے اسلامی قدروں کے نگینے تلاش کرکے باہر نکالنا بدعت ہے؟اگر ان پاکیزہ روایات کی حفاظت کا نام ہی بدعت ہے تو فکری خیانت اور گروہی عصبیت کو کون سا نام دیا جائے۔

تاریخ ماضی کو حال اور حال کو مستقبل سے جوڑنے کی ایک خوبصورت کڑی ہے۔تاریخ کے سمندر میں آج بھی وہ صدف موجود ہے جس پہ یہ حقیقت رقم ہیکہ اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی نئے عقیدہ وفکر کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ اپنے بزرگوں کے اقوال وافعال اور دین وشریعت کے احکامات کو تازگی بخشی۔مخالفین نے جس قدر آپ کے خلاف فضا ہموار کی ،حقائق پر پردے ڈالے،الزام تراشیاں کیں اس کے تار و پود خود بخود بکھرتے چلے گئے۔اب کون ہے جو ان کے فضل وکمال اور شان تحقیق سے آنکھیں موند لے،ان کی اصلاح سے نگاہیں چرالے،ان کے علم کے اجالے کو قید کرلے اور ان کی وارفتگی

عشق سے انکار کردے۔

الحمدللہ: ان کے افکار کی خوشبو پھیلتی جارہی ہے۔ان کے پاکیزہ خیالات کی کرنوں سے دلوں کے آفاق روشن ہورہے ہیں۔ان کے علم کی جامعیت، فنی بصیرت، فکری طراوت اور تفقہ کے نور سے ایک عالم اکتساب فیض کررہا ہے۔آپ نے جس اخلاص ویقین اور عشق عقیدت کے ساتھ اصلاح فکروعمل کا چراغ جلایا تھا وہ چراغ آج بھی ہوا کی زد پر اپنا اُجالا تقسیم کررہا ہے۔ان کے اسی جذبہ خیروایثار کا نتیجہ ہے کہ آج ہر زبان پر اعلیٰ حضرت، دل کی دھڑکن میں اعلیٰ حضرت، شعور کی ہر انجمن میں اعلیٰ حضرت، جامعات کے ہر شعبے میں اعلیٰ حضرت، مضراب حیات کے ہر ساز میں انہیں کی محبتوں کا نغمہ سنائی دے رہا ہے۔زندگی کی ہر سانس میں ان کی یادوں کی خوشبوں رچی بسی ہے، علم وشعور کی ہر شاخ پر انہیں کا مرغ نواسنج ہے، ان سے محبت سنیت کی علامت اوران سے دوری فکروعمل کی ظلمتوں کا غماز ہے۔خانقاہ ہو یا درس گاہ، جامعات ہو یا کلّیات، ہر جگہ ان کی کرم پاشیوں کا بادل جھوم جھوم کر برس رہا ہے۔ایک پرنور، باوقار اور پاکیزہ معاشرے کی تعمیر وتشکیل میں ان کا انقلاب آفریں کارنامہ ہم سب کے لئے چراغ ہدایت ہے۔اس سے انکار دن کے اجالے میں آفتاب سے انکار کرنا ہے۔

امام احمد رضا اور اصلاح معاشرہ، کے تعلق سے یہ مختصر تحریر آپ کے ذوق مطالعہ کو دعوت دے رہا ہے۔اگر دل عصبیت کے غبار سے پاک ہے، دماغ قبول کے لئے امادہ ہے اور ہاتھوں میں انصاف و دیانت کا چراغ موجود ہے تو اس کے اجالے میں اشک بار آنکھوں سے اس مخلص داعی اور پرسوز قائد کی کتابوں کو پڑھیئے اور جواب دیجئے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدعات اور غیر شرعی رسومات کو فروغ دیا ہے یا اس کے خلاف جنگ لڑی ہے:

کبھی کبھی ادنیٰ سا فیصلہ دل کا　　　　معاشرے میں بڑا انقلاب لاتا ہے